© rasailojaraid.com

خوش فہمی

وکم من عائب قولاً صحیحاً — وآفتہ من الفہم السقیم

اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۸ مین بصفحہ ۳۰۲ بجواب قصہ رباعیات منسوب بنام بخاری جو لکھا گیا ہے کہ "اوسکی اسناد مین ابو عصمہ نوح راوی ہے اگر یہہ وہی ابو عصمہ نوح بن ابی مریم ہے جو حدیث فضائل قرآن کی وضع کرنے کا اقراری ہے تو اوسکی روایت پر اعتماد و استدلال نہین - اور اگر یہہ کوئی اور شخص ہے تو جب تک اوسکی اس روایت کی صحت و اتصال معلوم نہو یہہ روایت لائق احتجاج نہین" اس سے بعض خوش فہم احباب نے یہہ سمجھ لیا ہے کہ مولف اشاعۃ السنہ نے ابو عصمہ نوح ابن الفرغانی کو ابو عصمہ نوح ابن ابی مریم قرار دیا ہے حالانکہ ان دونون مین سیکڑون برس کے تقدم و تاخر کا فرق ہے - پھر اس سے اس دوست نے یہہ نتیجہ نکالا ہے کہ جب ایسی بدیہی بات مین اس زمانہ کے لوگون نے دہوکہ کھایا ہے تو انکا علم حدیث کے رموز و نکات و احادیث ناسخ و منسوخ و مول وغیرہ پر مجتہدین کی مثل مطلع ہونا کیونکر ممکن ہے -

ایسا سمجھنے مین اس دوست نے خود دہوکا کھایا ہے اور جو اس سے نتیجہ نکالا ہے وہ بھی دہوکہ سے بڑھکر نہین انکی سمجھ مین یہہ دہوکا ہوا ہے کہ انہون نے ہماری شرطی کلام کو حملی اور قطعی سمجھ لیا ہے اور ہمارے حرف شرط "اگر" اور تشقیق کلام کا مطلب کچھ نہ سمجھا اور یہہ نہ خیال فرمایا کہ صدق قضیہ شرطیہ کے لیے امکان مقدم ضروری نہین چہ جاے وجود و لہذا شرطیہ مین تعلیق بالمحال بھی جائز ہے اصدق القائلین حق جل علی نے فرمایا ہے تو (اے نبی) کہہ اگر خدا کا کوئی فرزند ہوتا تو سب سے پہلے

قل ان کان للرحمن ولد فانا اول العابدین
زخرف ع ۶
ان کان زید حمارا کان ناہقا

مین اسکی عبادت کرتا اوسکی عبادت میں پہلکر کرنیوالا ہوتا - عام لوگونکا (جو تہوڑی بہت منطق جانتے ہین) زبان زد قضیہ ہے اگر زید گدہا ہو تو وہ ضرور ناہق ہوگا - اس کلام باری یا مقولہ منطقی کا یہہ مطلب اگر کوئی قرار دے کہ اس نے خدا کے لیے فرزند کا ہونا اور زید کا گدہا ہونا تسلیم کیا گیا ہے تو اسپر خوش فہمی کا حرف ضرور آئیگا ہمنے بھی اتنا ہی کہا ہے کہ اگر یہہ نوح وہ نوح ہے تو اسکا یہہ حال ہے اس سے آپ سمجھ گئے ہین کہ مولف اشاعۃ السنہ نے نوح ابن الفرغانی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کو نوح ابن ابی مریم سمجھ لیا ہے لہٰذا انکے فہم و فراست پر وہی حرف آگیا۔
ہمنے تو اسکا خلاف بھی تجویز کر دیا اور صاف کہدیا تہا کہ یہہ اگر کوئی اور شخص ہے تو اسکا یہہ حال ہے انکو پہلے فقرہ شرطیہ کا مطلب سمجھہ مین نہ آیا تہا تو اسی فقرہ کو سمجھا ہوتا۔ یہان شاید کوئی یہہ سوال کرے کہ تمکو دونون مین مغایرت کا علم تہا تو تمنے شرطیہ طور پر بھی یہہ کیون لکھا اور اس تعلیق بالمحال سے فائدہ کیا ہوا۔ اسکا جواب یہہ ہے کہ اس مین دو فائدہ مدنظر ہین ایک نوح بن ابی مریم کے حال پر لوگون کو مطلع کرنا (یہہ امر اشاعة السنة مین بہت وقوع مین آتا ہے اونکے تعلق بہم پہنچا کر وہ بہت سے مسائل اصول و فروع لوگون کو سکہاتا ہے) دوسرا اس شخص کا افہام یا الزام جو بوقت تنقید رجال اسناد و قصہ باعیات (جو سخت مشکل اور اسوقت نا ممکن ہے) نوح بن الفرغانی کو نوح بن ابی مریم قرار دے۔ گو اسکے جواب مین ہم یہہ دوسری بات بھی کہہ سکتے ہین کہ نوح ابن ابی مریم ۱۷۳ھ مین فوت ہوا ہے (چنانچہ فوائد بہیہ فی تراجم الحنفیہ مین بصفحہ ۲۹ ہے) اور امام بخاری جنسے یہہ قصہ موضوعہ نقل کیا گیا ہے اسکے بعد پیدا ہوئے (چنانچہ اکثر کتب اسماء الرجال شروح صحیحین مین ہے)
نتیجہ نکالنے مین اس دوست نے یہہ دہوکہ کہایا ہے کہ ایک شخص کا ایک بات مین غلطی کرنا اپنے خیال مین جاکر اس سے سبھی علمار کا ہر بات مین غلطی کرنا اور احادیث کے رموز و نکات و ناسخ و منسوخ و ماول پر مطلع ہو سکنا نکال لیا ہے اور یہہ ڈبل دہوکا ہے۔
اکابر مجتہدین سے بعض یہی باتون مین غلطی ہوئی ہے اس سے کوئی یہہ نتیجہ نہین نکال سکتا کہ وہ مجتہد تھے اسکی **تمثیل** مین ہم امام ابوحنیفہ کی (جنکو ہم ادب و تعظیم کی نگاہ سے دیکھتے ہین جس سے امام مالک و شافعی بلکہ وصف اجتہاد مین امام بخاری کو دیکھتے ہین ایک آسان و سہل بات مین غلطی یا **عدم توجہی** پیش کرتے ہین کتاب **حیوۃ الحیوان** دمیری مطبوعہ مصر کے جلد ۲ مین بصفحہ ۱۳۰ مرقوم ہے کہ ابن خلکان نے ذکر کیا ہے

ذکر ابن خلکان فی ترجمة جعفر الصادق انه سأل ابا حنیفة ما تقول فی محرم کسر رباعیة ظبی فقال یا ابن رسول الله صلی الله علیه وسلم لا اعلم فیه فقال ان الظبی لا یکون رباعیا وهو ثنی

امام جعفر صادق نے امام ابوحنیفہ سے پوچھا کہ محرم ہرن کا رباعیہ (اگلا دانت) توڑ دے تو اسمین آپ کیا فتوے دیتے ہین آپنے جواب مین فرمایا کہ مجھے اس مسئلہ کا علم نہین پھر امام جعفر نے فرمایا کہ ہرن کا رباعیہ

© rasailojaraid.com

ایک کتاب حکاہ کشاجم نے کتاب المصائد والمطارد فی ... قال الجوہری الخ (حیوۃ الحیوان) ہوتا ہے وہ ہمیشہ ثنیہ ہوتا ہے ایسا ہی کشاجم نے کتاب المصائد والمطارد

میں ذکر کیا ہے اور جوہری نے صحاح میں اس غلطی یا عدم توجہی سے کوئی منصف صاحب عقل یہہ نتیجہ نہیں نکال سکتا کہ امام ابو حنیفہ مجتہد نہ تھے **ایسی ہی** اگر بالفرض والتسلیم مؤلف اشاعۃ السنۃ سے غلطی ہوئی ہو اور اسنے جزماً و یقیناً نوح ابن الفرغانی کو نوح ابن مریم قرار دیا ہو اور اونکے وفیات اور ہوا الیکا کچھہ لحاظ نہ کیا ہو تو اس سے اسکا یا کل علماء اہلحدیث زمانہ حال کا قوت اجتہاد سے معری ہونا اور اون علوم رموز و نکات احادیث پر قادر نہ ہو سکنا کہاں نکل سکتا ہے - اس مضمون کو پڑھکر امید ہے ہمارے دوست اپنی خوش فہمی کے معترف ہونگے

اپریل فول اور مسلمان ایڈیٹر

اپریل مہینے کو ہمارے ملکی برنفادر ہولی کا مہینہ سمجھتے ہیں - اور اسمین ایکدوسرے سے ہنسی ٹھٹھے میں سب کچھہ جا بیجا کہنا اور جسقدر طاقت ہو جھوٹھہ بولنا لوگونکو دہوکہا دینا خود دہوکہا کہانا جائز رکھتے ہیں - وہ بزعم خود اس فعل شنیع میں یورپ کی تقلید کرتے ہیں - اور حقیقت میں وہ انکی تقلید و پیروی سے کوسوں دور جا نکلے ہیں اہل یورپ تو صرف اپریل کی پہلی تاریخ بعض مفید اور لطیف مضامین ظرافت یا تشبیہ و استعارہ کے پیرایہ میں جس سے سامعین کو مذاق حاصل ہو - شائع کرتے ہیں (جیسے ایک ایڈیٹر کا یہہ لکھنا کہ مسٹر گلیڈسٹون موجودہ وزیر اعظم انگلستان اور اونکی پارٹی آیرلنڈ وغیرہ بلاد کو برباد کر رہی اور کرنا چاہتے ہیں) - ہمارے ملکی برنفادر تمام مہینے اپریل میں لہو و لعب و تمسخر اور ہنگامہ بازی کرتی ہیں - جس سے بجز مغالطہ و حیرت یا باہمی طعن و رنج کوئی نتیجہ نہیں نکلتا ہم اسبات میں کچھہ نہ بولتے - اگر ہمارے مسلمان بھائی خصوصاً موسوم بمولوی اس بلا میں مبتلا نہ ہوتے - کیونکہ معمولی اخبار اور اخبار نویسوں سے ہمکو کچھہ بحث نہیں - مگر جب ہم مسلمانوں خصوصاً بعض مولویوں کو اسمیں زیادہ تر مبتلا دیکھتے ہیں اور بعض احباب منسوب بمولویت (جو خود ایڈیٹر ہیں) اسبات میں عام اہل الرائے سے مستفتی بھی ہوئی ہیں لہذا جو کچھہ ہمارے خیال ناقص میں ہے اسکو نہایت مختصر الفاظ میں ادا کرتے ہیں - وہ یہہ ہے کہ ایڈیٹر ہو جانیکے بعد اگر اسلام عقل انصاف تہذیب یا انسانیت کسی صفت سے کچھہ تعلق باقی رہتا ہے تو موجودہ اپریل فول اسمیں جھوٹی خبریں شایع کیجاتی ہیں - اور انکی ساتھہ ایسے قرائن حالی یا مقالی نہیں لگائی جاتی جنکے ذریعہ سے ان خبروں کو پڑھنے والے انکو تشبیہ و مجاز یا معنی کنایہ سمجھکر مغالطے سے بچ سکیں یا اسمیں اپنے ہمجنس (مسلمانوں یا انسانوں) کے سب و شتم و طعن و توہین کے الفاظ درج کیے جاتے ہیں بحکم اسلام عقل انصاف تہذیب انسانیت جائز نہیں ہے - اور اسکی عدم جواز پر کذب و مغالطہ و طعن و توہین کا نہی ایسے امور عقلی و انسانی میں جائز نہ ہونا کافی دلیل ہے - اسمیں شاید اپریل کے مشتاق یہہ عذر کریں کہ ہماری کلام میں ایسے قرائن حالی و مقالی موجود ہوتے ہیں جن سے زیرک اشخاص دہوکا نہیں کہا سکتے بچ سکیں اور نا فہمو یا کم عقلوں کا کچھہ لحاظ نہیں ہے - اسکے **جواب** میں ہم ان ہر نوجوان زیرکوں کا (جو دہوکا کہانیوالوں نام کم عقل رکھتے ہیں) دہوکا کہا جانا اور وہ پیچ سے نقل کرتے ہیں اور یہہ امید رکھتے ہیں کہ وہ اس دہوکے سے عبرت کا سبق حاصل کر کے یہہ خیال چھوڑ دینگے اور یہہ خیال فرماوینگے - کہ جس حالتمیں موجودہ اپریل فول کے دہوکے سے تم ایسے زیرک نہ بچ سکے - تو اونہ نا فہم یا کم عقلوں کا اس سے بچ جانا کیونکر متصور ہے - آپ بہتر ہے کہ اس کذب و خداع کے دروازہ کو بند کر دیں اور بخوف ابتلاء غیر محتاط محتاط کو بھی اسکے کہولنے کی اجازت نہ دیں خصوصاً وہ لوگ جو مولوی کہلاتے ہیں اور سید بن خاندان سے ہیں - انکی خدمت میں دوبارہ التماس ہے کہ ایڈیٹر ہونیسے مولویت یا اسلام سے قطع تعلق لازم امر نہیں ہے

... کو منشیات ... کہ انہوں سے اور رواشہ بننے والے اور بنانے والے دونوں نے خوب لطف دیکھائے - الراقم خردہ بین

(اودھ پنچ ۱۳ اپریل ۸۶)